اطہر ہاشمی

تیر نیم کش

ہم نے کبھی دیکھا تو نہیں، صرف سنا ہے کہ شتر مرغ کسی خطرے کو سامنے دیکھ کر ریت میں منہ چھپا لیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خطرہ ٹل گیا، اس کی جان بچ گئی۔ اگر جان بچ جاتی ہوگی تو یقیناً پر پھلا کر دعویٰ کرتا ہوگا کہ وہ بہت بہادر ہے اور دوسرے پرندوں کو بزدلی اور کم ہمتی کا طعنہ بھی دیتا ہوگا۔

شتر مرغ بھی خوب جانور ہے، یعنی اونٹ بھی، پرندہ بھی۔ پرندوں کی طرح اڑ سکتا، اس لیے ریت میں منہ چھپاتا ہے اور اونٹ کی طرح دوڑتا ہے، گویا اس ایک جانور پر دو دو ٹوپیاں سجی ہیں۔

جمعرات ۲۴/اپریل کو صحافیوں کے جمعہ بازار میں صدر مملکت نے بڑی پتے کی بات کہی، ویسے تو ان کی ہر بات پتے کی ہوتی ہے کیونکہ ''کلام الملوک، ملوک الکلام'' یعنی بادشاہ کا کلام، کلاموں کا بادشاہ ہوتا ہے۔ مگر ساڑھے تین گھنٹے کے شو میں ہمیں جو بات سب سے زیادہ پسند آئی، وہ یہ تھی کہ صدر صاحب نے بتایا کہ ایک سینئر بین الاقوامی رہنما نے ان کو نصیحت کر رکھی ہے کہ جب کسی طوفان کا سامنا ہو تو اپنا سر نیچے کر لینا چاہیے، ورنہ سر بھی جائے گا۔

ہمارے صدر صاحب اس نصیحت کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں اور بار ہا اس پر عمل کر چکے ہیں۔ ان کا سر بحمد للہ بچا ہوا ہے، بہت سے سر اپنے شانوں پر نظر نہیں آ رہے تو یہ ان کی حماقت کہ طوفانوں کے سامنے مردانہ وار سر اٹھا کر کھڑا رہے اور سر جھکانے پر سر کٹانے کو ترجیح دے بیٹھے۔ ویسے سر جھکانے سے دستار گر پڑتی ہے لیکن اس کی پروا کسے ہے۔ جو سر کسی طوفان کے آگے جھکنے پر تیار رہے، اس پر دستار زیب بھی تو نہیں دیتی۔ بعض دستاریں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے نیچے سر نہیں ہوتے۔

ممکن ہے، یہ نصیحت کسی امریکی رہنما نے کی ہو کیونکہ اب عالمی رہنما کا فریضہ امریکیوں ہی کے پاس ہے، گمان ہے کہ یہ نصیحت افغانستان پر حملے سے پہلے اس وقت کی گئی ہوگی جب ٹیلی فون پر پوچھا گیا تھا کہ تم ہمارے ساتھ ہو یا ہمارے خلاف؟ پتہ نہیں کیوں عساکر پاکستان کے سپہ سالار اور ایک کمانڈو جنرل کے منہ سے یہ الفاظ اچھے نہیں لگے۔ کچھ دن پہلے بھی تو علامہ اقبال کی مثالیں دی جا رہی تھیں جو کہتے ہیں کہ ''مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی'' بڑے فخر سے ان مسلمانوں کی مثالیں دی ہیں جو توپ کے منہ میں کود گئے، بحر ظلمات میں گھوڑے دوڑا دیئے۔ جن کی نظروں میں جہانداروں کی شان جچتی ہی نہ تھی، کیسے لوگ تھے کہ عزت دے کر سر نہ بچا لے گئے، دور کیوں جایئے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں

جب پاکستان کی سرحدوں پر ٹینکوں کی سب سے بڑی جنگ لڑی گئی اور بھارت کے روسی ساختہ دیوہیکل ٹینک چڑھے چلے آ رہے تھے تو کتنے ہی جوان شوق شہادت میں اپنے سینے پر بم باندھ کر ٹینکوں کے نیچے آ گئے، دوسروں کے سر بچانے کے لیے اپنا سر دے دیا۔ کیا یہ دیوانے تھے؟ یا ان تک کسی بین الاقوامی رہنما کی نصیحت نہیں پہنچی تھی؟ لیکن اس نصیحت پر فوج بھی عمل کرنے لگے تو طوفانوں کو کون روکے گا؟ غنیمت ہے کہ یہ نصیحت ابھی عام پاکستانی جوان تک نہیں پہنچی جو طوفان سے لڑنا جانتا ہے، سر بچانے اور سر چھپانے کی فکر ابھی محدود ہے۔

ہمارے جنرل صاحب نے بعد میں یہ کہہ کر ہمارا مان بڑھا دیا اور خون کی گردش تیز کر دی کہ ایمان مضبوط ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ کیا ہمارا ایمان اتنا کمزور ہو گیا ہے کہ ہم دشمن سے ڈر جائیں، یہ ہوئی جنرلوں والی بات، لیکن سر چھپانے اور ایمان کے بھروسے پر ڈٹ جانے میں ہمیں کچھ تضاد سا محسوس ہو رہا ہے۔ شاید یہ ہماری کم فہمی یا کج فہمی ہے، کسی کی کج ادائی یا کج فکری نہیں۔

صدر صاحب کا ہر پروگرام ہم بڑی توجہ اور دلچسپی سے دیکھتے ہیں، اس میں عبرت کا بڑا سامان ہوتا ہے۔ بعض اوقات تو سامان بھی نہیں ہوتا۔ ہمارا ایک اور پسندیدہ پروگرام ساس بہو کی لڑائی سے متعلق آگ اور پانی ہے۔ اس میں بڑا سامان عبرت ہے۔ لیکن ہم نے جمعرات کی شب صدر صاحب کے پروگرام کو ترجیح دی، اس سے ہماری پسندیدگی کا اندازہ لگا لیجیے۔ پی ٹی وی ورلڈ سے یہ پروگرام تمام رات نشر ہوتا رہا کیونکہ بیچ بیچ میں کوئی کام کا پروگرام مثلاً خبریں وغیرہ بھی دکھا دی جاتی تھیں۔ ہم نے جی بھر کر دیکھا اور لفظ لفظ کو حرزِ جان بنا لیا۔ گزشتہ ساڑھے تین سال میں، جنرل صاحب میں قابلِ تعریف اعتماد آیا ہے۔ شروع شروع میں تو وہ ایک کھرے فوجی معلوم ہوتے تھے مگر اب تو اقتصادیات کی باریکیاں بھی نوکِ زبان ہیں یا فنگر ٹپس پر ہیں۔ پھر بھی انکسار کا یہ عالم ہے کہ کہتے ہیں ''میں تو سائنس کا طالب علم ہوں، شاید اسی لیے سیاست کی سائنس پر عبور حاصل کر لیا ہے۔'' مذکورہ خطاب میں انہوں نے اس کا بھرپور مظاہرہ کیا ہے۔

صدر صاحب گالف کے ماہر کھلاڑی ہیں۔ گیند پر خوب ضرب لگاتے ہیں۔ انہوں نے متحدہ حزب اختلاف میں سے نواز لیگ اور پیپلز پارٹی کو کاٹنے کے لیے یہ عندیہ دیا کہ پیپلز پارٹی کے رہنما مخدوم امین فہیم مجوزہ سلامتی کونسل میں حزب اختلاف کے پارلیمانی رہنما کی حیثیت سے بیٹھیں گے۔ جبکہ یہ حق متحدہ مجلس عمل کو حاصل ہو چکا ہے۔ باہر سے ہدایت لینے کے بارے میں جاوید ہاشمی نے خوب کہا ہے کہ وہ جو لندن سے ہدایات لیتے ہیں، ان کو تو آپ نے سندھ کا گورنر بنا دیا۔ بہر حال تقریر کا ہر پہلو توجہ کا مستحق ہے مگر خیر چھوڑیئے! ہم علامہ اقبال کا ایک شعر پیش کئے دیتے ہیں:

میر سپاہ نا سزا ، لشکریاں شکستہ صف
آہ وہ تیر نیم کش، جس کا نہ ہو کوئی ہدف

لیکن اس تیر نیم کش کے ہدف کئی ہیں۔